اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۹۰

ٹیلیفون نمبر ۱۰

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ [illegible]

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷

کون نہیں چاہتا کہ سابقون الاولون میں شامل ہو؟

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے حضور جس قدر سجدات شکر بجا لائے۔ کم ہیں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنی ایک بیش بہا نعمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود مسعود کی صورت میں ہمیں عطا فرمائی ہے۔ آپ کو اپنے دامن سے وابستگان اور اپنے مخلص خدام کی دینی اور دنیوی ترقی۔ ان کی روحانی و جسمانی برتری۔ اور اخلاقی و معاشرتی بہتری کے لئے ہر گھڑی اور ہر لمحہ اس قدر فکر لاحق رہتی ہے کہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے۔ اتنی فکر کسی کو اپنے متعلق بھی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہر وقت آپ اس کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو ایسے رنگ میں رنگین کر دیں۔ کہ وہ جلد سے جلد کامیابی اور کامرانی کی منزل مقصود تک پہونچ جائے۔

اس کے لئے سب سے اول آپ اپنا اسوۂ حسنہ پیش فرماتے ہیں یعنی جو تحریک بھی جماعت احمدیہ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور جس قربانی اور ایثار کا مطالبہ بھی آپ اپنے خدام سے کرتے ہیں۔ اس میں سب سے بڑھ کر اپنا نمونہ پیش فرماتے ہیں۔ اور پھر مختلف رنگوں اور طریقوں سے بار بار وہ بات جماعت کے مخلصین کے ذہن نشین کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی معمولی معمولی قربانیوں کا ذکر نہایت ہی خوشکن الفاظ میں کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ ان کا قدم روز بروز آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے ان انعامات اور فضلوں کے وارث بن جائیں جو دین اسلام کی خدمت کرنے والوں کے لئے مقدر ہیں۔ اور جن کا وعدہ خدا تعالیٰ اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نہایت واضح الفاظ میں فرما چکا ہے۔

اس کے ثبوت میں تحریک جدید کے ان مطالبات کو پیش کیا جا سکتا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ کے خاص منشاء کے ماتحت جماعت احمدیہ سے فرمائے۔ اور جن کے نہایت ہی مفید اور اعلےٰ نتائج کا جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ معترف ہے۔ ان میں کوئی ایک مطالبہ بھی ایسا نہیں۔ جس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھ کر اپنا اسوۂ حسنہ پیش نہ فرمایا ہو۔ اور نہایت سختی اور ہر ممکن احتیاط کے ساتھ خود پابندی نہ کی ہو۔ حتےٰ کہ وُہ رعایتیں جو دوسروں کو ان کی بعض مجبوریوں کی وجہ سے یا عام انسانی طبائع کے پیش نظر عنایت فرما دیں۔ اپنے لئے ان کو بھی روا نہ رکھا باوجود اس کے کہ حضور کی طبیعت عموماً ناساز رہتی ہے۔ اور آپ کی مہمات دینیہ میں دن رات کی مصروفیت۔ اور کام کی کثرت اس قدر ہے۔ کہ ہمارے لئے اس کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں۔ ہماری عقل تو حضور کی چند مصروفیتوں کو دیکھ کر ہی دنگ رہ جاتی ہے۔ لیکن حضور نے تحریک جدید کے سلسلہ میں کھانے پینے اور پہننے کے متعلق جو مطالبات جماعت سے کئے ہیں۔ ان کی نسبت کہا جا سکتا ہے۔ کہ سب سے بڑھ کر ان کی پابندی حضور خود فرما رہے ہیں۔ اور اپنی صحت اور ذاتی تکلیف کی کوئی پروا نہیں فرماتے۔ حالانکہ جماعت کی دلی خواہش ہے اور اگر یہ خواہش شرف قبول حاصل کر سکے۔ تو جماعت کے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا باعث ہو۔ کہ حضور اپنی صحت کی کمزوری اور کام کی کثرت کی وجہ سے ان امور کی اس تشدد کے ساتھ پابندی نہ فرمائیں۔

چھوٹے منہ سے یہ بڑی بات نکل گئی ہے۔ مگر اس امید پر نہیں۔ کہ اسے شرف پذیرائی حاصل ہو سکیگا۔ بلکہ محض حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اسوۂ حسنہ کی ایک جھلک دکھانے کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ جس جماعت کو خدا تعالیٰ نے ایسا امام اور راہ نما عنایت کر رکھا ہے اس کی خوش قسمتی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور وہ اس کے ہر ارشاد پر جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ جوش کے ساتھ لبیک کہے۔ کم ہے۔

اسوۂ حسنہ کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جس دل نشین پیرایہ میں نیکی کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہیں۔ اس کی مثال میں چندہ تحریک جدید کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک کہ اس چندہ کا پانچواں سال شروع ہو چکا ہے حضور کا اپنا اسوہ اس کے متعلق یہ ہے۔ کہ پہلے سال جس قدر چندہ دیا۔ دوسرے سال اس سے زیادہ دیا تیسرے سال دوسرے سے زیادہ دیا چوتھے سال تیسرے سے زیادہ دیا۔ اور پانچویں سال چوتھے سال سے زیادہ چندہ لکھایا ہے۔

پھر یہ اضافہ جس نسبت سے ہوا وہ بھی معمولی نہیں۔ پہلے سال کا چندہ ۲۰۷ روپے تھا۔ دوسرے سال کا ۱۰۳۴ تیسرے سال کا ۱۴۰ ۔ چوتھے کا ۲۰۰۰ اور پانچویں کا ۲۳۱۱ روپے۔

اس بارے میں جب حضور نے محسوس فرمایا کہ بعض اصحاب اپنے سابقہ چندوں میں بیشی کرنے کی بجائے اتنا ہی یا اس سے کچھ کم آئندہ کے لئے لکھا رہے۔ اور اس طرح سابقون الاولون میں شامل ہونے سے محروم ہو رہے ہیں تو حضور نے وہ خطبہ جمعہ فرمایا جو ۱۷ جنوری ۱۹۳۹ء کے "الفضل" میں چھپ چکا ہے۔ اور جس میں حضور نہائت تفصیل کے ساتھ اور مختلف پیراؤں میں بیان فرما چکے ہیں۔ کہ کس طرح سابقہ چندہ پر نہائت ہی قلیل سے قلیل اضافہ کر کے بھی احباب جماعت بہت بڑا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ خطبہ ہر احمدی مرد و عورت کو غور کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ اور جبکہ اس میں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی نہائت ہی آسان راہ بتائی گئی ہے تو کسی کو اس سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ اضافہ اگرچہ نہائت ہی قلیل ہو۔ لیکن اضافہ کرنے والوں کو اس کے جو روحانی ثمرات حاصل ہوں گے وہ بے شمار ہوں گے۔ اور انشاء اللہ ان کی روحانیت میں بہت بڑا اضافہ ہو گا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکائت بدستور ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج بعد نماز مغرب ڈاکٹر عبد المجید صاحب نے اپنے لڑکے عبد الرشید صاحب کوثر کی دعوتِ ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شامل ہوئے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب کی تقریب شادی

یہ خبر نہائت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے صاحبزادے مرزا مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ کی تقریب شادی ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء بروز آتوار عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

صاحبزادہ صاحب موصوف کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جناب خان محمد عبد اللہ خان صاحب کی صاحبزادی آمنہ طیبہ بیگم صاحبہ سلمہا کے ساتھ پڑھا تھا۔ رخصتانہ کی یہ مبارک تقریب کوٹھی دار السلام میں منعقد ہو گی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۳ دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیرونِ ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرونِ ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

No.	Name	No.	Name
992	Maryam S/o Raissaeed Saltpond	1013	Afaza S/o Kwamin Saltpond
993	Zainab S/o " "	1014	Easa S/o Ankia
994	Sakeena " " "	1015	Hwa S/o Ankanah
995	Halima " " "	1016	Sakeena S/o Kweku Saltpond
996	Yaqab Ahmad S/o Kweku Sna } "	1017	Hajira S/o Kwamin Ankrah Saltpond
997	Zainab S/o Kweku Sna Saltpond	1018	Abdul Karim S/o Kojo Brantue Saltpond
998	Ibrahim S/o Adani Kwa Jaju "	1019	Hawa S/o Kwamin Sankoh Saltpond
999	Abdul Salam S/o Adani Kwa Jaju "	1020	Hameed S/o Kwa Bentum Saltpond
1000	Ibrahim S/o Kojo Anokyi Saltpond	1021	Latif S/o Kofi Abu Saltpond
1001	Yaqab S/o Abdul Karim Saltpond	1022	Abdullah S/o Mohd Botiva } "
1002	Alhasan S/o Chief Alhasan } "	1023	Abu Bekar S/o Kwamin Hankoh } "
1003	Idris S/o Wangara Saltpond.	1024	Adam S/o Kwa Benku } "
1004	Hawa S/o Wangra Saltpond	1025	Alisa S/o "
1005	Fatima " Wangra "	1026	Alisa S/o Kojo
1006	Bakar S/o " "	1027	Zainab S/o Kwa Saa Kwa } "
1007	Bakar " " "	1028	Mohammad S/o Kwesi } "
1008	Saleh " Kofi Edafu.	1029	Saeed S/o Ewaakyi
1009	Maryam S/o Adumba Saltpond	1030	Ibrahim " Esqu.
1010	Fatima S/o Kwamin.	1031	Sara S/o "
1011	Hamna S/o Kofi - Brankar Saltpond	1032	Mub S/o Kobina Menrah } "
1012	Habiba S/o Kweku Chose Saltpond	1033	Maryam S/o Kwesi Awana Saltpond

(باقی)

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۵۸) پُراثر کلام

قرآن مجید نہایت ہی پُر اثر کلام ہے اور بعض آیات تو بعض لوگوں کے لئے خاص اثر رکھتی ہیں۔ نمونہ کے طور پر (۱) وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۔ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ (احزاب) (۲) اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۔ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۔ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (حج)

(۳) نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ (حجر) اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ۔

(۳۵۹) محبت بھرا کلام

اسی طرح بعض جگہ ایسا محبت بھرا کلام ہے۔ جیسے ایک بزرگ یا باپ مجلس لگائے اپنے پیارے بچوں سے مخاطب ہو کر باتیں کر رہا ہے۔ کسی کے کچھ کہتا ہے۔ کسی سے کچھ علیٰ حسب مراتب مثلاً بطور نمونہ :-

(۱) یَاۤ اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔

(۲) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۔ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا

(۴) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۔ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ۔

اس آخری آیت میں تو بے تکلفی یہاں تک بڑھی۔ کہ جس طرح مائیں اپنے بچوں کو محبت سے کہتی ہیں۔ کہ آہا میرے بیٹے کا تو چاند سا مکھڑا ہے۔ (احزاب)

(۳۶۰) تفاول قرآن مجید سے

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ (بنی اسرائیل) قرآن روحانی اور جسمانی طور پر ہر طرح کی ضروری ہدایات مخلوق کو دیتا ہے۔ لیکن میں تو بوقت ضرورت اس سے مشورہ بھی کر لیا کرتا ہوں۔ یعنی فال نکال لیتا ہوں۔ مگر عادتاً نہیں۔ بلکہ ایسے وقت جبکہ نہ کوئی مشورہ دینے والا ہو۔ نہ استخارہ کا وقت اور موقعہ ہو۔ اور عموماً اس تفاول سے تسلّی پاتا ہوں۔ ناظرین کے سامنے اس وقت ایک مثال پیش کرتا ہوں :-

سنہ ۱۹۳۳ء کے آخر میں میں رہتک میں تھا۔ کہ وہاں سیلاب آیا۔ پھر بعض اور دقتیں بھی ایسی پیدا ہو گئیں کہ مجھے وہاں رہنا اچھا معلوم نہ ہوا۔ میں نے گورداسپور کے تبادلہ کی درخواست کر دی۔ اور ذاتی طور پر بھی کوشش کی سنہ ۱۹۳۴ء کے آغاز میں مجھے سرکاری تار لاہور سے آیا۔ کہ اس وقت گورداسپور خالی نہیں ہے سیالکوٹ اور گوجرانوالہ خالی ہیں۔ تو ایسی تار دو۔ کہ تم ان میں سے کہاں جانا چاہتے ہو۔ اس پر مجھے جوابی تار اسی وقت دینا پڑا۔ مشورہ کا کوئی وقت نہ تھا۔ کیونکہ فوری معاملہ تھا۔ اور سوال یہ تھا۔ کہ یا تو ان دونوں جگہوں میں سے کسی ایک کو قبول کر لوں یا انکار کر کے لکھوں۔ کہ میں تو گورداسپور ہی جانا چاہتا ہوں۔ یا لکھدوں۔ کہ فی الحال رہتک سے مجھے تبدیل نہ کیا جائے۔ جب تک گورداسپور خالی نہ ہو۔ اس لئے میں نے ان چاروں ضلعوں کے متعلق دعا کر کے قرآن مجید سے فال نکالی۔ اب دیکھتے جائیے۔

رہتک کے متعلق یہ الفاظ نکلے۔ عذاب مہین

گورداسپور :- وَبَیِّنٰتٍ اٰمِنٰتٍ

سیالکوٹ :- عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ

گوجرانوالہ :- رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ

چنانچہ میں نے اسی وقت واپسی تار دے دیا۔ کہ میں گوجرانوالہ جانا پسند کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ہی ثابت کیا۔

یاد رہے۔ کہ یہ باتیں ذوقِ طبع پر موقوف ہیں۔ کوئی صاحب بغیر بزرگوں کے استصواب اور دل کے انشراح کے خود بخود ایسی باتیں نہ کریں۔

(۳۶۱) بے مانگے مغفرت

اس غفور رحیم نے ہمارے لئے مغفرت کا ایک جال بچھا رکھا ہے اور اپنی بے انتہا مخلوق ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لئے لگا رکھی ہے بلکہ کفار تک کے لئے بھی مغفرت کی دعائیں اور سفارشیں ملاء اعلےٰ میں برابر ہوتی رہتی ہیں۔ ورنہ بنی نوع انسان کی بداعمالیوں اور کرتوتوں سے آسمان اور زمین پھٹ جائیں۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِى الْاَرْضِ ۔ اَلَاۤ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (شوریٰ)

(۳۶۲) عورت کا حصہ بچہ میں

بچہ مرد و عورت دونوں کے نطفہ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اسی لئے بچہ میں کچھ حصہ باپ کا ہوتا ہے۔ اور کچھ ماں کا۔ اس صداقت کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ہم نے انسان کو ملے ہوئے یعنی مرکب نطفہ سے پیدا کیا۔ یہ نہیں۔ جیسا کہ پہلے زمانوں کے اکثر لوگ اور آج کل بھی عوام الناس خیال کرتے ہیں۔ کہ بیج صرف مرد کا ہوتا ہے۔ اور عورت صرف زمین ہے۔ یعنی اس نطفہ یا بیج کی پرورش کرنے والی۔ بلکہ عورت بھی نطفہ میں برابر کی حصہ دار ہے۔ اور صرف اس کے علاوہ ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ کے متعلق

غیر مبایعین کا افسوسناک رویہ

غیر مبایعین روز بروز احمدیت سے دور تر ہوتے جا رہے ہیں۔ "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ وہ برملا کہہ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی خلافت ان کے لئے "ذہنی اور قلبی تکلیف" کا موجب ہو رہی ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس قدر تعلق ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جنہیں روایات وضع کرنے میں خاص مہارت ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے انتخاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جناب میاں محمود احمد صاحب موصوف کی والدہ محترمہ نے خواجہ کمال الدین مرحوم کو صاف لفظوں میں کہہ بھی دیا۔ کہ اگر حضرت صاحب کی وفات اس طرح اچانک نہ ہو جاتی تو ہم حضرت صاحب سے میاں محمود احمد صاحب کی خلافت کے لئے لکھوا بھی لیتے۔"

(پیغام صلح ۱۷ دسمبر ۱۹۳۸ء)

یہ بیان بلحاظ واقعہ ایک بہت بڑا افترا ہے۔ اگر غیر مبایعین میں سے کوئی شخص اس کے صدق کا دعویدار ہے۔ تو اسے حلفیہ بیان کرے۔ میں نے یہ سطور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیں تو حضور نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اس بیان کو افترا پر مشتمل قرار دیا۔

نفس واقعہ سے قطع نظر یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ اس بیان کے بین السطور کیا مدعا جھلک رہا ہے مضمون نگار کا صاف منشا یہ ہے۔ کہ اس طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ کی کسر شان کرے اور آپ کی طرف ایسی بات منسوب کرکے آپ کے مقام کو گرائے۔ جس صدیقہ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ان اللّٰہ معک ومع اھلک ھٰذہ کہ وہ ہمیشہ میری معیت میں رہے گی۔ اور میں ہمیشہ اس کے ساتھ ہوں گا۔ غیر مبایعین اس کی طرف غلط روایات منسوب کرکے اس کی شان کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ بایں ہمہ ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مخلصانہ تعلق رکھتے ہیں:

اس سے زیادہ افسوسناک امر یہ ہے کہ آپ کا ذکر کرنے میں بھی غیر مبایعین مقام ادب کو چھوڑ رہے ہیں۔ احمدیہ لٹریچر گواہ ہے۔ خود غیر مبایعین اکابر کی تحریرات شاہد ہیں کہ وہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو "ام المومنین" لکھا کرتے تھے۔ مگر اب عداوت اور بغض کا یہ حال ہے۔ کہ انہیں ام المومنین کہنا بھی گوارا نہیں اب وہ انہیں "جناب میاں محمود احمد صاحب کی والدہ محترمہ" کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ گویا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں اور غیر مبایعین کو آپ سے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت رکھنے والوں کا یہی شیوہ ہونا چاہیئے؟

جس دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذرہ بھر محبت ہو وہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی انتہائی رنگ میں عزت کریگا۔ آپ کا نام عظمت سے لیگا۔ مگر چونکہ غیر مبایعین اس مقام سے گر چکے ہیں۔ اس لئے وہ ام المومنین کی بجائے "جناب میاں محمود احمد صاحب کی والدہ" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن لوگوں کو خیال ہے کہ غیر مبایعین اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کچھ نہ کچھ محبت رکھتے ہیں۔ انہیں ان کے اس طریق سے حقیقت کا علم ہو جائے گا:

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب غیر مبایع سے ایک سوال

اخبار "پیغام صلح" سلور جوبلی میں "جماعت احمدیہ کی کیفیت" کے عنوان سے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں یہ بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں اسی نقشہ کی جھلک تھی۔ جو صحابہ کرام کا امتیاز خصوصی تھا۔ اس مضمون میں باوجود اس اقرار کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ اس رنگ میں رنگین تھے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے اصحاب کرام رنگین تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل منصب اور آپ کے صحیح مقام سے جو کہ نبوت ہے پہلوتہی کرتے ہوئے یہ عنوان رکھا گیا ہے۔ کہ "مجدد زماں کی جماعت میں صحابہ کرام کے اوصاف کی جھلک"۔

ایک حقیقت شناس نگاہ سے یہ امر مخفی نہیں رہ سکتا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ عنوان محض تعصب کی بنا پر ہے ورنہ صحیح بات یہی ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب کو صحابہ کرام کے رنگ میں رنگین تسلیم کر لیا۔ تو یقیناً آپکا منصب نبوت بھی ماننا پڑیگا۔ کیونکہ صحابہ کا سا رنگ پیدا کرنا ایک نبی کی تربیت کا ہی خاصہ ہے۔ کسی مجدد کی جماعت میں پورے طور پر یہ رنگ پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب نے اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین تھے۔ ایک اصل پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ کسی نیک اور پاکباز جماعت کی اکثریت جس طرف ہو وہی بات درست اور حق ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"یہی وہ نقشہ محمد رسول اللہ صلعم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جماعت کا ہے جو معیار قرار دیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی جماعت میں یہ علامات پیدا ہوں۔ خواہ وہ چھوٹے پیمانہ پر ہی ہوں تو ماننا پڑیگا۔ کہ اس جماعت کا قدم صحابہ کی پاک جماعت کے نقش قدم پر ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الرحمۃ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے جب خدا کے حکم سے ایک جماعت بنائی۔ اور خدمت دین کے لئے اس کو تیار کیا۔ تو جو نقشہ اس جماعت میں نظر آیا۔ اس میں اس نقشہ کی جھلک تھی۔ جو صحابہ کا امتیاز خصوصی تھا۔ میں مانتا ہوں کہ بیچ میں کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں۔ مگر حکم اکثر پر لگتا ہے میں نقشہ اکثر کا پیش کرنے لگا ہوں۔"

ڈاکٹر صاحب کے اس بیان کردہ اصل کے ماتحت سوال یہ ہے۔ کہ جب آپ اکثریت کے حکم کو مانتے ہیں۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کی اکثریت نے خلافت ثانیہ کو تسلیم کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت حقہ کو قبول کیا۔ مگر آپ اس سے تا ہنوز محروم ہیں۔ ایک طرف آپ یہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب میں صحابہ کرام کی سی جھلک ہے۔ اور یہ پاکباز اور متقی لوگ انہی کے رنگ میں رنگین ہیں اور اس کے ثبوت میں ان کی اکثریت کو پیش کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف جب یہی اکثریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذریت طیبہ میں سے خدا تعالےٰ کی بشارتوں اور الہامات کے ماتحت آپ کے "فرزند دلبند گرامی ارجمند" کو خلیفہ تسلیم کرتی ہے تو آپ اس سے روگردان نظر آتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

ویدوں کے مصنف

آریہ سماج کا دعوےٰ ہے۔ کہ وید ایشوری گیان ہیں۔ اور موجودہ وید وہی وید ہیں۔ جو آدی سرشٹی میں ایشور نے منشیوں کو دئے۔

لیکن آریوں کا یہ صرف دعوےٰ ہی دعوےٰ ہے۔ بار بار ان سے عرض کیا گیا ہے کہ اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل پیش کریں۔ مگر آج تک آریہ سماج کی طرف سے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے کسی قسم کی دلیل پیش نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی آئندہ پیش کر سکیں گے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ آریوں کے پاس اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کے مایۂ ناز اور قابل فخر لیڈر اپدیشک اور وِدوان پنڈت یہ بھی بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ کہ موجودہ ویدوں کے مصنف کون تھے۔ اور وید کب بنے

رشی دیانند جی مہاراج بھی یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ موجودہ وید رشی کرت ہیں۔ یعنی رشیوں نے بنائے۔ ملاحظہ ہو۔ پرمیشور نے رشیوں کو گیان دیا تھا۔ اس گیان کی سہائیتا سے انہوں نے وید رچے (یعنی بنا گئے) (از رشی دیانند مندرجہ اخبار آریہ ویر ۱۸ فروری ۱۹۳۲ء) سوامی دیانند جی نے سپشٹ لفظوں میں فرما دیا ہے۔ کہ وید رشیوں نے رچے تھے۔ جس طرح کوئی آدمی کتاب تصنیف کرے تو یہ کہہ دیتا ہے کہ میں نے یہ کتاب خداوند تعالےٰ کے دئے ہوئے علم کے ذریعہ سے بنائی ہے۔ اسی طرح رشیوں نے وید بنائے اور کہا کہ ہم نے ایشور کی کرپا سے یہ کام کیا ہے۔ ویدوں سے بھی رشیوں کے بنائے ہوئے منتروں سے یہی پرگٹ ہوتا ہے۔

میں اس دعوے کی پشٹی کے لئے مندرجہ ذیل وِدوانوں کی شہادتیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) ویدوں کے معنے مختلف وقتوں پر مختلف آدمیوں کے ذریعہ معلوم کئے گئے۔ یہ روحانی اصولوں کا جمع کیا ہوا خزانہ ہے۔ (شری ودیکانند جی اخبار مِلاپ لاہور ۱۵ ستمبر ۱۹۳۰ء)

(۲) میں سناتن دھرمی ہوں۔ اور اس کا دعویدار ہوں۔ اس کی بنیاد ویدوں اور تحریروں پر ہے۔ وید چار کتابیں ہیں جو چھپی ہوئی صورت میں ملتی ہیں۔ یہ کتابیں بذات خود نامعلوم رشیوں کے چھوڑے ہوئے بیانات کا مجموعی مرقع ہیں۔ بعد والی نسلوں نے ان ابتدائی خزانوں میں اپنی روشنی اور خیالات کے مطابق اضافے کئے (گاندھی جی اخبار مِلاپ لاہور ۱۴ نومبر ۱۹۳۲ء)

ان حالات میں آریہ سماج کا یہ کہنا کہ "ترک (یعنی دلیل) سے وید کو ایشوری گیان سدھ (ثابت) نہیں کیا جا سکتا (آریہ ویر لاہور ۲۸ جون ۱۹۳۱ء) بالکل درست اور بجا ہے۔

(۳) آغا خان کے بزرگ ایران سے بھاگ کر گجرات کاٹھیاواڑ میں آ کے ایک کتاب بنائی۔ اور کہا یہ اتھرووید ہے۔ اخبار آریہ گزٹ لاہور ۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء

(۴) نارائن سوامی صاحب لکھتے ہیں اس پرتگالی پادری کا نام رابرٹ ڈی نوبل تھا۔ اور لوگوں کو عیسائی بنانے کے لئے سن ۱۶۰۶ عیسوی میں متھرا میں آیا تھا۔ اس کے گھڑے ہوئے وید کا نام یجر وید تھا۔ (آریہ سماج کیا ہے ہندی صفحہ ۶ حاشیہ)

ناظرین مندرجہ بالا حوالہ جات کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کہ یہ بھی ہمارے زندہ خدا کے زندہ نشانات ہیں۔ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے بہت عرصہ قبل فرما دیا تھا۔ کہ ناظرین خوب یاد رکھیں اور اے آریہ کے نوعمرو نوگرفتارو! تم بھی یاد رکھو کہ وید میں ہرگز توحید محض نہیں۔ وہ جابجا مشرکانہ تعلیم سے مملو ہے کوئی اس کو بری نہیں کر سکتا۔ اور زمانہ آتا جاتا ہے۔ کہ اس کے سارے پردے کھل جائیں گے۔ سو تم لوگ اس خدا سے ڈرو جس کی عدالت سے کبھی [illegible] روپوش نہیں ہو سکتے۔ (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۵)

کون کہہ سکتا تھا۔ اور کس کے وہم و گمان میں یہ بات سما سکتی تھی۔ کہ آریہ سماج کے مایۂ ناز اور قابل فخر وِدوان اس قسم کی گواہی دینے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے مگر دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ وہ باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی تھیں۔ لفظاً لفظاً پوری ہو رہی ہیں اور خود آریہ ان کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ خاکسار فتح محمد شرما

اعلان برائے مدرسین دیہاتی مدارس

بعض دیہاتی مدارس کے لئے چند قابل مدرسین کی ضرورت ہے۔ جو کہ تجربہ کار اور محنتی ہونے کے علاوہ مقامی جماعتوں میں تعلیم و تربیت کے کام میں بھی دلچسپی رکھنے والے ہوں۔ اس لئے ایسے احباب اپنی درخواستیں مع تصدیق مقامی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اور مع نقول کارکردگی یا دیگر سرٹیفیکیٹ ہائے کے نظارت تعلیم و تربیت قادیان میں جلد بھجوا دیں۔ شادی شدہ ہونا۔ اور دیہاتی زندگی سے واقف ہونا ترجیح کا باعث ہوگا۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار سے پندرہ روپیہ ماہوار تک۔ دی جائے گی۔ تقرر سے قبل ملاقات ضروری ہوگی۔ چونکہ ضرورت زیادہ ہے۔ اس لئے جو لوگ پہلے آئیں گے۔ وہ جلد لگا دئے جائیں گے۔ ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء تک درخواستیں آ جانی چاہئیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ درخواست کنندگان باقاعدہ سند یافتہ ہی ہوں۔ بلکہ جو لوگ پڑھانے کا کامیاب تجربہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ گو سند یافتہ ٹرینڈ مدرسین کو ترجیح دی جائے گی۔ ملاقات کے لئے قادیان تک آنے کا کرایہ اور واپسی کا کرایہ بذمہ امیدوار ہوگا۔

ناظر تعلیم و تربیت

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا ایک تربیتی جلسہ

۱۵ جنوری کو ممبرات لجنہ اماء اللہ و بچیوں کا ماہوار اجلاس ہوا۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت نے گزشتہ اجلاس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی میں اول۔ دوم [illegible] سوم رہنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد بچوں نے قرآن مجید اور نظمیں سنائیں۔ بچوں کے جلسہ کے بعد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے [illegible] جلسوں کی غرض [illegible] بیان کرتے ہوئے مستورات کو ضروری ہدایات دیں۔ اور ان کے بعد میاں عبدالحق [illegible] اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد ممبرات لجنہ اماء اللہ کا اجلاس ہوا۔ [illegible]

ایک انجن ڈرائیور کی ضرورت

کارخانہ روئی سندھ کو ایک تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے جو [illegible] گھوڑوں کی طاقت والے پر کام کر سکے اور پورے طور پر اسکی دیکھ بھال اور بوقت ضرورت مرمت وغیرہ بھی کر سکے۔ درخواستیں بنام منیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) [illegible] آنی چاہئیں۔ ان کے ہمراہ سارٹیفکیٹ وغیرہ کے علاوہ درخواست کنندہ یہ بھی تحریر کرے کہ [illegible] تنخواہ پر آ سکتا ہے۔

منیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

لنڈن اور مانچسٹر میں بم کے پھٹے

لنڈن کی ۱۷ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ کل صبح لنڈن اور مانچسٹر میں دھماکے کی پانچ خوفناک وارداتیں ہوئیں۔ سب سے بڑا دھماکا ساؤتھ وارک کے سنٹرل الیکٹرسٹی بورڈ کے کنٹرول روم میں ہوا۔ جہاں بہت سی کھڑکیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ مگر کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ اسی طرح کا ایک دھماکا شمال مغربی لنڈن میں ہارلسڈن کے کیبل برج پر ہوا۔ تین دھماکے مانچسٹر میں بھی ہوئے۔ کئی مکانوں کے پرزے اڑ گئے اول الذکر دو حادثوں کو بم کے واقعات خیال کیا جاتا ہے۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے جاسوس مصروف تفتیش ہیں۔ پولیس والے اس امکان پر بھی غور کر رہے ہیں۔ کہ شاید ان حادثات کی تہ میں سیاسی اغراض کام کر رہی ہیں۔ ایک نظریہ کے مطابق ان حادثات کا تعلق آئرش ریپبلکن آرمی کی شورش سے معلوم دیتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کچھ عرصہ قبل پولیس کو اطلاع ملی تھی کہ آئرلینڈ کے شمال اور جنوب کی حالت میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو اس کے نتیجہ پر انگلستان میں بھی فتنہ پیدا ہو جائیگا۔ پولیس نے آج صبح بندرگاہوں پر بھی نگاہ رکھی اور ملک سے باہر جانے والوں کی دیکھ بھال کی بیان کیا جاتا ہے کہ حادثات کے دو مقامات پر پولیس نے ایک آئرش اخبار اور آئرش ریپبلکن آرمی کی طرف سے تقسیم کردہ اشتہارات کے ٹکڑے پائے۔

برطانیہ کا جاپان کو مراسلہ

حکومت برطانیہ نے ٹوکیو میں حکومت جاپان کو مراسلہ بھیجا ہے۔ اس کا لب ولہجہ بہت سخت بتایا جاتا ہے۔ مراسلہ میں لکھا ہے حکومت برطانیہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ وزیر اعظم جاپان کا یہ وعدہ کہ جاپان چین کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا۔ اور چین کی مملکت کا احترام کریگا۔ حکومت جاپان کے اس اعلان کے کس طرح مطابق ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ اہل چین کو ایسی شرطیں قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے جن سے اہل چین کی سیاسی اقتصادی اور تمدنی زندگی پر جاپان کا کنٹرول ہو جائیگا اس کے علاوہ چین میں جاپان کی زبردست فوج مقیم ہے۔ اور منگولیا کا ایک بڑا حصہ چین سے چھین لیا گیا ہے۔

برطانیہ اس قسم کی تبدیلیاں منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ برطانیہ ۹ حکومتوں کے درمیان معاہدہ کے اصول پر کاربند رہنا چاہتا ہے۔ اس میں تمام حکومتوں کے ذریعہ ہی کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر چین کے متعلق جاپان کوئی تعمیری تجاویز پیش کریگا تو برطانیہ ان پر غور کرنے کے لئے تیار ہے مراسلہ میں مزید لکھا ہے کہ وزیر اعظم جاپان نے حال میں جو اعلان کیا تھا۔ اس سے حکومت برطانیہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ حکومت جاپان چین میں جاپان، چین اور منچوریہ کی ایک مشترکہ حکومت قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس میں بالائی اختیارات جاپان کو حاصل ہونگے برطانیہ اسے منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کا یہ مراسلہ حکومت امریکہ کے اس مراسلہ سے ملتا جلتا ہے۔ جو اس نے جاپان کو بھیجا تھا

جاپان کا مصالحانہ رویہ

ٹوکیو کی ۱۷ جنوری کی خبر مظہر ہے کہ یہاں باخبر حلقوں کے بیانات سے پایا جاتا ہے کہ حکومت جاپان کی طرف سے امریکہ اور برطانیہ کے مراسلات کا مصالحانہ جواب دیا جائیگا۔ جاپان اس امر کے لئے تیار ہے کہ چین میں غیر ملکی مفاد کے سلسلہ میں گفت و شنید کا آغاز کرے۔ اگرچہ جاپان کے خیال میں اس قسم کی بات چیت مفید نتائج مرتب نہیں کر سکیگی۔ تاہم برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ روایتی دوستانہ تعلقات کے پیش نظر وہ بعض شرائط کے ماتحت دونوں ممالک سے مبادلہ خیالات کرنے کے لئے آمادہ ہے

چین کے نئے صدر مقام چونگ کنگ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ کی طرف سے جاپان کے نام سخت نوٹ بھیجے جانے کی خبر سے چینی حلقے اظہار مسرت کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ چین کے معاملہ میں برطانیہ کی حکمت عملی کے متعلق جو شکوک تھے اب ان کا ازالہ ہو گیا ہے۔

جرمنی کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں کے اخبار امریکہ اور برطانیہ کے مراسلات کے لب ولہجہ کو بہت سخت ظاہر کر رہے ہیں ایک اخبار نے لکھا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ محض نوٹ لکھنے اور باتیں بنانے میں ماہر ہیں لیکن جاپان کا مرد عمل کا دھنی ہے۔ آخر میں اخبار مذکور لکھتا ہے۔ چین۔ جاپان اور منچوکو کے متوقع اتحاد نے اینگلو سیکسن حلقوں میں کھلبلی مچا دی ہے۔

فرانس کسی کے آگے نہیں جھکیگا

وزیر اعظم فرانس نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

حکومت فرانس کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتی لیکن کسی کے آگے سر بھی نہیں جھکائے گی۔ حکومت کی پالیسی امن اور دفاع ملی پر مشتمل ہے حکومت اہل فرانس کا خون بہانے کے لئے تیار نہیں لیکن ساتھ ہی وہ فرانسیسی مفاد کو بھی کسی طرح نقصان پہنچنے نہ دے گی حکومت حتی الوسع جنگ نہ ہونے دیگی۔ جس سے مغربی تہذیب کے تباہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ لیکن اس چیز کے لئے بھی آمادہ نہیں ہوگی۔ کہ فرانس کی حیثیت یا مفاد کو طاقت یا دھمکیوں سے خطرہ میں ڈالا جائے۔

اس اجلاس میں حکومت فرانس پر اعتماد کی قرارداد پاس کی گئی۔ نیز قرار پایا۔ کہ فرانس کا کوئی علاقہ کسی دوسری طاقت کے حوالہ نہ کیا جائے۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی گفت وشنید کی جائے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ پاس کیا گیا۔ کہ ہسپانوی علاقہ۔ جزائر بلیارک یا ساحل مراکش پر اطالیہ کا مستقل اثر بحیرہ روم میں فرانس کی بحری آمدورفت کے لئے شدید خطرہ ثابت ہوگا۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ اس کے متعلق نہایت غور و احتیاط سے تحقیقات کرے

لیگ کونسل کا اجلاس

لنڈن ۱۶ جنوری۔ لیگ کونسل کا ۱۰۴ واں اجلاس آج سہ پہر جنیوا میں زیر صدارت وزیر خارجہ سویڈن منعقد ہوا۔ نیوزی لینڈ کے رکن مسٹر جارڈن نے ہیلتھ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد سپانیہ سے غیر ملکی والنٹیروں کی واپسی کے متعلق جنرل جالینڈ صدر لیگ کمیشن کی رپورٹ پر بحث شروع ہوئی۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ وی سیلکین کے محاذ پر سے تمام غیر ملکی والنٹیر واپس ہو گئے ہیں۔ اور گذشتہ اتوار کو بھی ۴۲۶ والنٹیر باہر چلے گئے ہیں۔

اس رپورٹ پر بحث کرتے ہوئے لارڈ ہیلیفیکس نے کہا۔ کہ برطانوی حکومت ہسپانوی لوگوں کی تباہی سے بیحد پریشان ہے اور معصوم لوگوں کے لئے ہر ممکن امداد کرنے کو تیار ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ برطانیہ عظمیٰ ہسپانیہ میں دوبارہ قیام امن کی زبردست خواہش رکھتی ہے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ غیر ملکی اثر کو ہسپانیہ میں اثر انداز ہونے سے روکا جائے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ وہ اس رپورٹ کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں غیر ملکی والنٹیروں کو ہسپانیہ سے خارج کرنے کا کام کافی حد تک ختم ہو چکا ہے۔ اور ہم شاندار مستقبل سے ابھی تک مایوس نہیں ہوئے۔

آج صبح برطانوی وزیر خارجہ نے لیگ کونسل کے دوسرے مندوبین سے ملاقات کی جن میں موسیو سینیڈ لیر آف سویڈن موسیو کامرسکی آف پولینڈ اور ڈاکٹر ولنگٹن کو آف چین کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اطالیہ اور فرانس کا جھگڑا

روما ۱۶ جنوری۔ روما کی گفت وشنید پر ابھی تک خیالی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہیں یہاں کے نیم سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ سینیور مسولینی نے مسٹر چیمبرلین کو بتا دیا ہے کہ میں دو شرطوں کے ماتحت اطالوی رضاکار ہسپانیہ سے واپس بلانے کے لئے آمادہ ہوں (۱) دوسرے ممالک بھی اپنے رضاکار ہسپانیہ سے بلا لیں (۲) جنرل فرانکو کو کامل جنگی حقوق عطا کئے جائیں۔ اس کے علاوہ مسولینی نے صاف صاف

نئے سال کے لئے نئے علمی روحانی و تبلیغی تحفے!

تاثراتِ قادیان

صیغہ دعوت و تبلیغ کی زیر ہدایت ملک فضل حسین صاحب نے ایک رسالہ تاثرات قادیان اپنی بیماری کے ایام میں تالیف کیا۔ اس دلآویز اور تبلیغ کے لئے مفید اور مؤثر رسالہ میں مؤلف نے وہ تمام تاثرات اور مشاہدات جمع کر دیئے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مختلف خیال عقائد اور فرقہ کے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام نیز قادیان اور جماعت احمدیہ کے متعلق قلمبند کئے تھے۔ اس کے پڑھنے سے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندانی حالات، قادیان کی مختصر تاریخ۔ حضور کا دلربا بچپن، پاکیزہ جوانی۔ للّٰہیت اور اسلام کی محبت میں سرشار زندگی کا حال معلوم ہو جاتا ہے، وہاں آپ کے خلفاء کا زہد، اتقاء۔ حب اسلام اور تبلیغ کے واسطے جذبہ صادقہ اور جماعت احمدیہ کی تاریخی مگر حیرت انگیز ترقی کا بھی پتہ لگ جاتا ہے۔ اور یہ تاثرات اکثر ایسے لوگوں کے ہیں جو مذہباً غیر احمدی، ہندو، سکھ، عیسائی تھے۔ اور ان میں سے بھی بعض متعصب اور سلسلہ کے مخالف ہیں۔ توقع ہے کہ احباب جماعت اس لطیف اور پُر تاثیر رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت میں حصہ لیں گے۔ اور غیر احمدیوں میں کثرت سے شائع کریں گے تاکہ انہیں حقیقت کا علم ہو۔ اور وہ جان لیں کہ جن غیر احمدی اہل الرائے اصحاب نے احمدیت کا مطالعہ کیا ہے۔ ان کی رائے میں احمدیت کا اصلی رنگ کیا ہے اور حقیقت میں احمدیت ہی مسلمانوں کے تمام دکھوں کا علاج ہے۔ حجم اڑھائی سو صفحہ۔ قیمت فی ۶؍ ایک روپیہ کے تین نسخے۔

تبلیغ ہدایت

اسی کے ساتھ حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی مقبول عام تصنیف "تبلیغ ہدایت" بھی تیسری بار چھپ گئی ہے۔ جس کے متعلق اخبار الفضل کا ریویو پڑھ لینا کافی ہوگا۔ تصنیف ہٰذا کی اشاعت بھی تبلیغ کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہوگی۔ حجم سوا تین سو صفحہ ہے پہلے اس کی قیمت ۱۲؍ تھی۔ مگر اب عام اشاعت کی خاطر صرف ۶؍ مقرر کی گئی ہے۔ اور ایک روپیہ کے خریدار کو تین نسخے مل جائیں گے امید ہے کہ دوست اس کی اشاعت میں بھی خاطر خواہ حصہ لیں گے۔

مسلم حقوق اور ہندو راجے

تیسری کتاب "مسلم حقوق اور ہندو راجے" مؤلفہ ملک فضل حسین صاحب بھی موجود ہے اسمیں بتلایا گیا ہے۔ کہ جب تک ہندو مسلمانوں کے حقوق تسلیم نہ کر لیں تب تک کانگرس کا ہمنوا نہ ہونا چاہئے۔ ورنہ بعد میں مسلمانوں کو ناقابل برداشت نقصان پہنچے گا۔ ہندوستان کی موجودہ سیاسی حالت کے مدنظر یہ ایک نہایت ضروری تالیف ہے جسکو خود پڑھنا اور دوسرے مسلمانوں کو پڑھوانا قومی مفاد کیلئے ازبس ضروری ہے۔ اسکی بھی قیمت فی نسخہ ۶؍ ہے اور تین نسخوں کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت مذکورہ بالا ہر سہ رسائل کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے حلقہ اثر میں تقسیم فرمائیں گے۔

ملنے کا پتہ **کتب خانہ قادیان**

لاوارث بستر کس کا ہے؟

۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء بروز ہفتہ صبح ۶ بجے کی گاڑی سے خاکسار اور سید انتیاز حسین صاحب آف پاکپتن قادیان سے سوار ہوئے۔ بٹالہ میں گاڑی تبدیل کی۔ ہم دونوں لاہور جانے والی گاڑی میں سوار ہو چکے تھے۔ کہ کسی احمدی بھائی نے امتیاز حسین صاحب کو کھڑکی سے ایک بستر اور ایک مٹی کی کوری ہانڈی دی۔ جو انہوں نے لیکر تختہ پر رکھ دی۔ وہ صاحب سرخ ریش تھے۔ گاڑی روانہ ہو گئی مگر وہ صاحب اس درجہ میں نہ آئے۔ خیال کیا کہ کسی اور درجہ میں سوار ہو گئے ہونگے۔ امرتسر میں کافی انتظار کیا۔ لاہور بھی انتظار کیا مگر وہ نہ آئے خاکسار بستر اور ہانڈی لے کر وزیر آباد پہنچ گیا۔ جو انجمن کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ جن صاحب کا بستر ہو وہ انجمن احمدیہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے منگا لیں۔ خاکسار نسیم حسین

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۷ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں مارکیٹنگ بل پر بحث ہوئی اور بل کی دفعات ۲۲، ۲۳، اور ۲۴ پاس ہوگئیں دفعہ ۲۵ پر بحث ہو رہی تھی کہ ہاؤس تحریک التوا پر بحث کرنے کے لئے شام کے ۶½ بجے برخاست ہوگیا۔

بمبئی ۱۷ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بمبئی کے وزیر اعظم اور پانچ وزراء آج بمبئی سے باردولی روانہ ہو گئے جہاں وہ مسٹر گاندھی سے ملاقات کر کے بمبئی میں سے محصول عائد کرنے کے موضوع پر تبادلہ افکار کریں گے تاکہ امتناع شراب کی وجہ سے جو نقصان ہو رہا ہے اس کی تلافی کی صورت پیدا ہو سکے۔

جے پور ۱۷ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ جے پور نے مارواڑیوں کے ایک وفد سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ جو سیٹھ جمنا لال بجاج کے داخلہ ریاست پر پابندی عائد کئے جانے کے سلسلہ میں مہاراجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا۔

قاہرہ ۱۷ جنوری۔ آج اس جگہ مصر کے وزیر اعظم کی صدارت میں عرب کانفرنس منعقد ہوئی اس کانفرنس میں اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ فلسطین کانفرنس میں عربی وفد کا طرز عمل کیا ہو۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گفتگو دوستانہ فضاء میں ہوئی اور مشترکہ پالیسی کے متعلق اتفاق آراء سے فیصلہ ہوگیا۔ جمعرات کو اس کانفرنس کا ایک اور جلسہ ہوگا۔ بیروت کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب ہائی کمیٹی نے عربی وفد کو مطلع کیا ہے کہ فلسطین کانفرنس میں وہی مطالبات پیش کریں جن کا عرب ہائی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ اور عرب ہائی کمیٹی کو فلسطین کے عربوں کی کامل نمائندہ جماعت تسلیم کیا جائے۔

بمبئی ۱۷ جنوری۔ ایسٹرن سٹیم نیویگیشن کمپنی کا جو جہاز "کیپٹل سٹار" مرمگوا سے گم تھا اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ تمام سٹاف اور مال سمیت غرق ہو گیا ہے۔ اس جہاز کے سٹاف کے ایک ممبر کی لاش اور ایک لائف بوٹ بمبئی سے ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ملی اس جہاز کے مستول کا بالائی حصہ بھی مل گیا ہے سٹاف کے ارکان کی تعداد ۲۸ تھی۔ یہ جہاز ۸ جنوری کو روئی اور غلہ لے کر کراچی سے کالی کٹ کے لئے روانہ ہوا تھا۔

لنڈن ۱۷ جنوری وزیر خارجہ جرمنی ۲۶ جنوری کو وارسا جا رہے ہیں۔ یہ پولش جرمن معاہدہ کی پانچویں سالگرہ کا دن ہے۔ اس موقعہ پر اطالوی وزیر خارجہ بھی جا رہے ہیں۔ پولینڈ کے اخبارات برملا کہہ رہے ہیں کہ اب ہر ہٹلر فوراً نو آبادیات کی واپسی کا مطالبہ کرنے والا ہے جس سے یورپ میں کشیدگی کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ وزیر تعلیم نے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے جو حلف نامہ شائع کیا ہے۔ اس پر سر ہیری ہیگ گورنر یوپی نے بھی دستخط کر دیئے ہیں۔ اس حلف نامہ کی رو سے یا تو گورنر کو کسی ان پڑھ آدمی کو خود پڑھانا پڑے گا یا اس کا خرچ دو روپے ماہوار افسر اشاعت تعلیم کو ادا کرنا پڑیگا۔

کپورتھلہ ۱۷ جنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب نے ذمہ وار اسمبلی کا کانسٹی ٹیوشن تیار کرنے کے لئے ایک آئینی کمیٹی کا اعلان کر دیا ہے جس کے صدر دیوان اجودھیا داس ہونگے ممبروں کے نام مسٹر اصغر علی خان۔ لالہ متھرا داس کپور۔ سردار ٹھاکر سنگھ چوہدری عبد العزیز بیگووالیہ اور پنڈت بھورام کالیہ ہیں۔

جبوتی ۱۶ جنوری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فرانسیسی سمالی لینڈ کے سرحدی مقام پر مزید اطالوی سپاہ معہ جنگی سامان پہنچ گئی ہے۔ آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اطالوی حکام قبائل کو فوج میں بھرتی کر رہے ہیں۔

پشاور ۱۷ جنوری۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں سر جارج کننگھم کی صدارت میں صوبہ سرحد کیبنٹ کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں گرمیوں میں سرکاری دفاتر کو ایبٹ آباد منتقل کرنے اور امپیریل اور پراونشل سروس کے افسروں کی خاص تنخواہ اور الاؤنس میں تخفیف کے مسائل پر کافی دیر تک بحث ہوتی رہی۔

لکھنؤ ۱۷ جنوری۔ ٹیننسی بل کے بعد اب یو۔ پی اسمبلی میں ایک نیا بل پیش ہونے والا ہے۔ اس بل کی غرض کسانوں کو قرض سے نجات دلانا ہے۔ یہ بل یوپی اسمبلی میں اس وقت پیش کیا جائیگا۔ جب ٹیننسی بل پاس ہو جائے گا۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ اس نئے بل کے پاس ہو جانے سے کسانوں کی حالت بہتر ہو جائے گی۔

برگوس ۱۷ جنوری جنرل فرانکو کی فوجوں نے کچھ اور شہر فتح کر لئے ہیں باغیوں کے ہیڈ کوارٹرز کا بیان ہے کہ موجودہ پیشقدمی میں باغی فوجوں نے گورنمنٹ سپین کی فوج کے ۳۸۰۰۰ جوان قید کر لئے ہیں جنگ ابھی تک برابر جاری ہے۔

منڈی بہاؤالدین ۱۷ جنوری کل رات ۲ بجے کے قریب زلزلہ کا ایک شدید جھٹکہ محسوس کیا گیا جو ۴۰ سیکنڈ تک جاری رہا یہ زلزلہ۔ میانی اور ملکوال میں بھی محسوس کیا گیا۔

کلکتہ ۱۷ جنوری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر مسٹر سرت چندر بوس نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ اخبارات اور پبلک کو ہندو مسلم اتحاد کے خیالی گھوڑے دوڑانے ترک کر دینے چاہیئے۔ اگرچہ کانگرس اس موضوع پر غور و فکر کر رہی ہے۔ تاہم ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی یہ مسئلہ مختلف صوبوں میں مختلف نوعیت رکھتا ہے اس لئے کوئی ایسا حل تلاش نہیں ہو سکتا جو سب صوبوں کے لئے یکساں ہو اور نہ ہی مستقبل قریب میں اس کے حل کی کوئی توقع ہے۔

پشاور ۱۶ جنوری۔ صوبہ سرحد میں جنوری کے پہلے ہفتہ میں چیچک کی ۱۴۲ وارداتیں ہوئیں جن میں سے ۲۶ مہلک ثابت ہوئیں۔ چیچک زدہ علاقوں میں ٹیکہ لگوایا جا رہا ہے۔

روم ۱۷ جنوری۔ ایک نئی تحریک شروع کی گئی ہے اور وہ یہ کہ جن اطالویوں کے پاس فرانسیسی دار میڈل ہیں وہ واپس کر دیں اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ فرانسیسی اخبارات نے اطالوی مسلح نوجوانوں کی ہتک کی ہے۔

الہ آباد ۱۷ جنوری۔ کانگرس کے آئندہ صدر کے متعلق گاندھی جی سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں مولانا ابو الکلام آزاد کے حق میں ہوں۔ پنڈت جواہر لال نہرو بھی اس معاملہ میں گاندھی جی کے ہم خیال ہیں۔ بعض حلقوں میں مسٹر سی راجگوپال آچاریہ اور ڈاکٹر پٹا بھائی ستیا رامیہ کے نام لئے جا رہے ہیں۔ مگر امید کی جاتی ہے کہ مولانا آزاد کو ہی صدر بنایا جائے گا۔

مری ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ قتل کی بڑھتی ہوئی تعداد کو قتل کو روکنے کے لئے جلد ہی کلہاڑیوں پر لائسنس لگانے والی ہے۔

جنیوا ۱۶ جنوری۔ مسٹر چیمبرلین اور مسولینی کی ملاقات کے متعلق فرانس کے پولیٹیکل حلقوں کی رائے ہے کہ اگرچہ اس ملاقات سے فرانس اور برطانیہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ تاہم اس سے نقصان پہنچنے کا بھی کوئی امکان نہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر۔ ۳۰ جنوری کو ایک تقریر کرے گا جس میں برطانیہ کے مطالبات کی پرزور الفاظ میں حمایت کی جائے گی فرانسیسی حلقوں کی رائے ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنی توجہ مشرقی یورپ سے کھینچ کر مغربی یورپ کی طرف کر لی ہے اطالوی مطالبات کی تائید کرنے سے ہر ہٹلر کا مقصد بحیرہ روم میں اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانا ہے۔

بمبئی ۱۶ جنوری۔ انگلستان کے ایک مشہور مصور مسٹر ٹیو تھامپسن آج یہاں پہنچے وہ مارچ تک ہندوستان کا دورہ کریں گے مسٹر تھامپسن بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی